بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

قیمت [illegible]

یوم جمعہ

جلد ۲۹	۳۱ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش	۹ ماہ شوال ۱۳۶۰ ھ	۳۱ ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء	نمبر ۲۴۸

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اس دفعہ تحریکِ جدید کا چندہ ادا کرنے میں دوستوں نے بہت اخلاص سے کام لیا ہے۔ اور گذشتہ سال کی نسبت اس سال کی وصولی ابتدائی ایام میں زیادہ رہی ہے۔ مگر اکتوبر سے اس میں کمی آگئی ہے۔ اور جو زیادتی وصولی ہوئی تھی۔ اس کی نسبت میں فرق پڑ گیا ہے۔ اب ایک ماہ سالِ ہفتم کی تحریک پر سال گزرنے میں رہ گیا ہے۔ اور اُن دوستوں کا فرض ہے۔ کہ جو اب تک اپنا وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ کہ وُہ خاص زور لگا کر اس کمی کو پھر زیادتی میں بدل دیں۔

میں تحریکِ جدید کے مجاہدوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وُہ توجہ کر کے جلد سے جلد اپنے وعدوں کو پورا کر دیں گے۔

ان دوستوں نے جو اپنے وعدے ادا کر چکے ہیں۔ اپنا فرض ادا کر دیا۔ اب ان کی باری ہے۔ جو اب تک ادا نہیں کر سکے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وُہ بھی اخلاص میں دُوسروں سے کم نہیں ہیں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ وُہ اپنے عمل سے میرے اس ظن کو پورا کر دینگے انشاء اللہ

پس اَے دوستو ہمت کرو۔ اور اپنے آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ مل جاؤ۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کی مدد کرے۔ آمین

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

(۲۶ ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ اخاء ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ آج ظہر سے قبل حضور بذریعہ کار محلہ دارالانوار میں تشریف لے گئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ناحال علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

میاں محکم الدین صاحب پنشنر کلکولہ گوجراں ضلع جہلم میں بعمر ۸۱ سال وفات پا گئے ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقام قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

یکم نومبر ۱۹۴۱ء سے قادیان آنے اور جانے والی بعض گاڑیوں میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔ ایک گاڑی قادیان سے ۳۶-۷ پر چلکر ۳-۸ کو بٹالہ پہونچے گی۔ دوسری ۱۰-۱۵ پر چلکر ۴۵-۱۵ کو۔ اور بٹالہ سے ایک گاڑی ۵۴-۶ پر چلکر ۱۶-۷ پر قادیان پہونچے گی۔

خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید

۹ ماہ نبوت کو خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید ہے۔ اس دن آپ اپنے مقامات پر جلسے منعقد کر کے جملہ مطالبات تحریک جدید دہرائیں۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دی جائے۔ تاکہ مختلف مطالبات کے متعلق مختلف اصحاب موثر تقاریر کر سکیں۔

جماعت احمدیہ ویرووال کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ ویرووال کا سالانہ تبلیغی جلسہ ۸-۹ ماہ نبوت مطابق ۸-۹ نومبر بروز ہفتہ و اتوار ہوگا۔ مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولوی دل محمد صاحب کی تقریریں ہونگی۔ اور ممکن ہے بعض اور بزرگ سلسلہ بھی تشریف لائیں۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ ویرووال

فوری توجہ طلب اعلان

نظارت تالیف و تصنیف کی طرف سے کئی روز ہوئے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران جہاں تک جلد ممکن ہو اپنے اپنے ہاں کے صحابہ و صحابیات کی مکمل فہرست بنا کر دفتر تالیف و تصنیف قادیان میں بھجوا دیں۔ لیکن ابھی تک کسی جماعت نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ایڈیٹر صاحب الفضل نے اس اعلان کو بعد کے پرچہ میں دوہرا بھی دیا تھا۔ چونکہ اس قسم کی مکمل فہرست کی نظارت ہذا کو فوری ضرورت ہے۔ اس لئے عہدہ داران جماعت تساہل سے کام نہ لیتے ہوئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ نیز یہ اعلان جن صحابہ کی نگاہ سے گزرے وہ براہ راست بھی اطلاع دے سکتے ہیں۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

اعلان تعطیل ۳۰ اکتوبر کو آخری جمعرات کی تعطیل کی وجہ سے ۳۱ اکتوبر کی صبح کو اخبار شائع نہیں ہوگا۔ اگلا پرچہ یکم نومبر کو شائع ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا میں عذاب کیوں آتا ہے؟

"سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اور اس کی تکذیب کی جاتی ہے۔ تو طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں۔ جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں۔ جن کا اس تکذیب سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر رفتہ رفتہ ائمۃ الکفر پکڑے جاتے ہیں۔ اور سب سے آخر بڑے شریروں کا وقت آتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها یعنی ہم آہستہ آہستہ زمین کی طرف آتے جاتے ہیں۔ اس میرے بیان میں ان بعض نادانوں کے اعتراضات کا جواب آگیا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ تکفیر تو مولویوں نے کی تھی۔ اور غریب آدمی طاعون سے مارے گئے۔ اور کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلہ سے ہلاک ہوگئے۔ ان کا کیا قصور تھا۔ انہوں نے کونسی تکذیب کی تھی۔ سو یاد رہے۔ کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے۔ یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔ اور آسمان سے عام طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ اصل شریر پیچھے سے پکڑے جاتے ہیں۔ جو اصل مبداء فساد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ان قہری نشانوں سے جو حضرت موسےٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے۔ فرعون کا کچھ نقصان نہ ہوا۔ صرف غریب مارے گئے۔ لیکن آخر خدا نے فرعون کو مع اسکے لشکر کے غرق کیا۔ یہ سنت اللہ ہے جس سے کوئی واقف کار انکار نہیں کر سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۲-۱۶۳)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مرزا معظم بیگ صاحب آف گلگت کی اہلیہ صاحبہ اور بچے بیمار ہیں (۲) رشید احمد صاحب اوکاڑہ کو بعض مشکلات درپیش ہیں۔ (۳) ماسٹر عبد العزیز صاحب پنشنر اپنی صحت کے لئے ملتجی دعا ہیں۔ (۴) بابو عبد الرشید صاحب عراق میں جنگ پر گئے ہوئے ہیں (۵) ڈاکٹر عبد المغنی خان صاحب سمندر پار جانے والے ہیں۔ (۶) سید خادم حسین صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بسلسلہ جنگ لنڈن گئے ہوئے ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

تقرر سیکرٹریان مال (۱) چوہدری غلام سرور صاحب کو جماعت احمدیہ اوکاڑہ و چک ۵۵/۴ محمود پور ضلع منٹگمری کے لئے اور (۲) بابو تاج الدین صاحب کو جماعت احمدیہ چھانگا مانگا کے لئے سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

ولادت میرے ہاں خداوند کریم کے فضل و کرم و حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے ۲۵/۲۶ برس کے بعد ۵ اخاء کو فرزند پیدا ہوا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر نیک اور خادم دین ہونے کے واسطے دعا کریں۔ خاکسار رحمت اللہ ریٹائرڈ افسر مین

دعائے مغفرت (۱) ۶ اکتوبر کو گوجرانوالہ میں میرے والد قاضی فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ تقریباً چار سال فالج کی بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عطاء الرحمٰن (۲) میرا چھوٹا بھائی محمد صدیق ۷ ستمبر ۱۹۴۱ء کو اسمارہ (افریقہ) میں موٹر کے حادثہ سے بعمر ۲۳ سال وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام سرور کوٹ (۳) میرا لڑکا رفیق احمد ۷ اکتوبر کو فوت ہوگیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارے لئے صبر اور اس کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار [illegible] راولپنڈی

"تفسیر کبیر" پر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بے جا نکتہ چینی

(۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی "تفسیر کبیر" کے دس مقامات کو تنقید کے لئے منتخب کیا۔ جن میں سے ایک مقام کے اعتراضات کے جوابات سپرد قلم کئے جا چکے ہیں۔ اب میں اس اعتراض کو لیتا ہوں جس میں مولوی صاحب نے ایک آیت کے ایک لفظ کی لغوی تشریح پر نکتہ چینی کی ہے۔ میں اس آیت کے پورے الفاظ ترجمہ اور خلاصۃً حل لغات لکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ تاکہ مولوی صاحب کے اعتراضات اور ان کے جوابات پوری طرح سمجھ میں آ سکیں۔ اور یہ بھی قارئین کرام پر واضح ہو جائے۔ کہ مولوی صاحب کا ہر ایک اعتراض بزبان حال کہہ رہا ہے۔ کہ وَكَمْ مِّنْ عَائِبٍ قَوْلًا صَحِيْحًا ٭ وَّ اٰفَتُهٗ مِنَ الْفَهْمِ السَّلِيْمِ۔ یعنی بہت لوگ صحیح اور درست بات پر اعتراضات کر کے اس کے عیوب ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت قصور ان کے فہم کا ہوتا ہے۔

آیت کا ترجمہ اور تشریح

مکمل آیت یہ ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ٥ اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:-

"جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک (اور مناسب حال) عمل کئے۔ انہیں ان کا رب ایمان کی وجہ سے (کامیابی کے راستہ کی طرف) ہدایت دے گا۔ (اور) آسائش والی جنتوں میں انہی کے (تصرف کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی"۔

اس آیت کے حل لغات میں لفظ "تحت" کی تشریح کرتے ہوئے "مفردات راغب" کی (جو لغت قرآنی کی ایک مستند اور مشہور کتاب ہے) اس عربی عبارت کا اس طرح سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے جس میں لفظ "تحت" کی امام راغب نے تشریح کی ہے۔ اور اس کے بعد اس کی تشریح سے آیت تجری من تحتهم الانهار میں لفظ "تحت" کے معنوں کے متعلق استنباط کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"تحت" کا لفظ "فوق" کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اس کے معنے نیچے کے ہوتے ہیں۔ اور "اسفل" کا لفظ بھی نیچے کے معنوں میں آتا ہے۔ مگر ان دونوں میں ایک فرق ہے۔ "اسفل" اس کو کہتے ہیں۔ جو کسی چیز کا نچلا حصہ ہو۔ مگر "تحت" اسی چیز کے نچلے حصہ کو نہیں کہتے۔ بلکہ اس جہت کو کہتے ہیں۔ جو کسی دوسری چیز کے نیچے کی ہو۔ ہاں کبھی کبھی "اسفل" کا لفظ تحت کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے۔ نیز یہ لفظ رذیل اور ماتحت لوگوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ لا تقوم الساعة حتى يظهر التحوت۔ یعنی قیامت نہیں آئے گی۔ جب تک غرباء اور مزدور لوگ غالب آ کر حکومتوں پر قابض نہ ہو جائیں۔ قرب قیامت کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ پس اس حدیث میں بالشویک حکومت کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی مسیح موعود کے کامل ظہور کا زمانہ نہ آئے گا۔ جب تک کہ محنتی لوگ سرمایہ داروں پر اور مزدور لوگ حکومتوں پر غالب نہ ہو جائیں گے۔ یعنی وہ بادشاہ نہ بن جائیں گے۔ اور سرمایہ دار ان کے ماتحت نہ ہو جائیں گے۔ ان معنوں کے رو سے من تحتهم الانهار کے یہ معنے ہوئے کہ ان کے قبضہ میں نہریں ہوں گی۔ اور وہ ان کی اپنی ملکیت ہوں گی۔ جس طرح اس دنیا میں افسران انہار زمینداروں کو لوٹتے ہیں یا انہیں سرکاری ٹیکس ادا کرنے پڑتے ہیں وہاں ایسا نہ ہوگا۔ بلکہ نہریں ان کی اپنی ملکیت ہوں گی"۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراضات کی حقیقت

لغت کی مشہور و مستند کتاب "مفردات راغب" سے نقل شدہ لفظ "تحت" کی مذکورہ بالا تشریح پر اور پھر من تحتهم الانهار کے معنوں کے متعلق استنباط کرنے پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے آٹھ اعتراضات کئے ہیں جن کو پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا مولوی صاحب کے مدنظر صرف اعتراضات کی گنتی بڑھا کر رسالہ تالیف کرنا ہے تاکہ جاہل لوگوں کو خوش کر کے اپنے مفاد کا رستہ کھولیں۔ اور اپنی جیب سے "تفسیر کبیر" کے خریدنے پر جو رقم انہوں نے صرف کی ہے۔ اور جس کا شکوہ وہ ۲۲ اگست کے "اہلحدیث" میں کر چکے ہیں۔ اس سے کئی گنا زیادہ رقم لوگوں کی جیب سے نکال سکیں۔ کیونکہ وہ اعتراضات جو انہوں نے لکھے ہیں۔ ان کا "تفسیر کبیر" کی بیان کردہ باتوں سے ایک فی صدی بھی تعلق نہیں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے "تفسیر کبیر" کے مضامین سے قطع نظر کرتے ہوئے اپنے ذہن میں چند فرضی عبارتیں تجویز کر لیں۔ اور پھر ان پر اعتراضات وارد کر کے لکھ دیئے:-

پہلا اعتراض

مولوی ثناء اللہ صاحب نے لفظ تحت کی مذکورہ بالا تشریح پر پہلا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ اس تشریح میں "اسفل" اور "تحت" میں جو فرق بتایا گیا ہے وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ جیسے "تحت" کا مفہوم ذو اضافت ہے۔ ایسے ہی "اسفل" بھی ذو اضافت ہے (ذو اضافت اس لفظ کو کہتے ہیں۔ جس کے ترجمہ میں دو چیزیں مفہوم ہوں۔ مثلاً اَبٌ۔ اور ابنٌ۔ یعنی اَبٌ کے معنے ہیں جس کا بیٹا یا بیٹی ہو۔ اور ابنٌ کے معنے ہیں جس کا باپ ہو۔ اسی طرح "تحت" جو فوق کے نیچے ہو۔ اور "اسفل" جو کسی اعلےٰ کے نیچے ہو۔ گویا ان میں سے ایک کا مفہوم سمجھنا دوسرے کے مفہوم کے سمجھنے پر منحصر ہے)

پہلا جواب

مولوی صاحب نے "تفسیر کبیر" کی اصل عبارت کو نظر انداز کر کے اس کے بالکل خلاف اپنی طرف سے یہ فرضی دعوےٰ پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ "اسفل" کو تشریح مذکورہ میں غیر ذو اضافت قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر اس فرضی دعوے کو دلیل سے بھی محروم کر دیا چنانچہ ہر وہ شخص جو معمولی اردو سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ لفظ "تحت" کی تشریح مذکورہ پر ایک سرسری نظر ڈال کر کہہ سکتا ہے۔ کہ اس تشریح میں لفظ "اسفل" کے ذو اضافت نہ ہونے کے متعلق ایک فقرہ بھی نہیں۔ اور نہ ہی کوئی ایسی عبارت ہے جس کے مفہوم سے ایسا استنباط کیا جا سکے۔

پس نہ معلوم مولوی صاحب نے یہ فقرہ کہاں سے لیا۔ جس سے "اسفل" کو غیر ذو اضافت قرار دیئے جانے کا الزام تفسیر کبیر کی عبارت پر لگا دیا۔

دوسرا جواب

"تفسیر کبیر" کی اصل عبارت سے جس میں لفظ "تحت" اور "اسفل" کا فرق بیان کیا گیا ہے۔ یہ امر ثابت ہے۔ کہ لفظ "تحت" اور "اسفل" ہر دو کو ذو اضافت قرار دیا ہے۔ چنانچہ "تحت" کے متعلق تو مولوی صاحب بھی خود تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ وہ ذو اضافت قرار دیا گیا ہے۔ اور "اسفل" کے متعلق لکھا ہے:-

"اسفل اس کو کہتے ہیں۔ جو کسی چیز کا نچلا حصہ ہو۔ مگر "تحت" اس چیز کے نچلے حصہ کو نہیں کہتے۔ بلکہ اس جہت کو کہتے ہیں۔ جو کسی دوسری چیز کے نیچے کی ہو۔ ہاں کبھی کبھی "اسفل" کا لفظ "تحت" کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے"

اس عبارت میں "اسفل" کے ذو اضافت ہونے کا ثبوت دو طرح موجود ہے۔ (الف) مولوی صاحب نے یہ امر تسلیم کیا ہے۔ کہ "تحت" ذو اضافت ہے اور مذکورہ عبارت سے ظاہر ہے کہ "اسفل" بھی کبھی کبھی تحت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ گویا جب تحت کے معنوں میں وہ استعمال ہوگا۔ تو مولوی صاحب کے مسلمہ امر کے مطابق وہ ذو اضافت بھی ہوگا۔ (ب) "اسفل" کا یہ مفہوم کہ "اسفل" کسی چیز کے نچلے حصے کو کہتے ہیں۔ خود ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ ذو اضافت ہے۔ کیونکہ نچلے حصہ کا مفہوم اسی صورت میں ذہن میں آ سکتا ہے۔ جبکہ کسی چیز کے اوپر کے حصہ کا مفہوم ذہن میں ہو۔ پس "اسفل" کے سمجھنے کے لئے اعلےٰ اور اسفل کے

سمجھنے کے لئے "اسفل" کا سمجھنا ضروری ہے۔ اور ایک کا دوسرے پر مدار ہے۔ اور اسی کو ذو اضافت ہونا کہتے ہیں۔ اب مولوی صاحب ہی بتائیں۔ کہ ان کا دعویٰ کہ "اسفل" کو ذو اضافت قرار نہیں دیا گیا۔ کہاں تک درست ہے۔ کیا ان کا ذو اضافت کو غیر ذو اضافت قرار دینا آنکھیں بند کر کے سورج کا انکار کر دینے کے مترادف نہیں؟

تیسرا جواب

لفظ "تحت" کی وہ تشریح جو تفسیر کبیر" میں کی گئی ہے۔ لغت کی مشہور کتاب "مفردات راغب" سے نقل کی گئی ہے۔ اور اس بناء پر نقل کی گئی۔ کہ اہل علم دنیا اسے صحیح اور مستند تسلیم کرتی ہے۔ چنانچہ امام راغب "تحت" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "تحت مقابل لفوق ... ... وتحت یستعمل فی المنفصل واسفل فی المتصل یقال المال تحته واسفل اعلاه من اعلاه۔

اس عبارت کی بعینہٖ وہی تشریح ہے جو اوپر درج ہو چکی ہے۔ اور پھر اس کے بعد مفردات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ پس جبکہ وہ تشریح ایک مستند کتاب سے نقل کی گئی ہے۔ تو یہ تفسیر کبیر کی عبارت پر اعتراض نہیں بلکہ علامہ راغب کی تشریح پر اعتراض ہے۔ کہ انہوں نے لفظ اسفل کو غیر ذو اضافت قرار دیا۔ اگر مولوی صاحب اپنے نفس میں اس اعتراض کو صحیح سمجھتے ہوں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس اعتراض کو اخبار میں شائع فرمائیں۔ تا اہل علم ان کی عقل اور علم کے متعلق اندازہ لگا سکیں۔ کہ وہ شخص جو عربی عبارت لکھتے ہوئے اپنی عربی تفسیر کے ایک ایک صفحہ میں کئی کئی غلطیاں کرتا ہے۔ وہ درست کہتا ہے۔ یا علامہ راغب کی بات درست ہے۔ تعصب بھی بُری بلا ہے۔ کہ "تفسیر کبیر" کی ایک عبارت پر اعتراض کرنے کی خاطر مولوی صاحب ایک مسلمہ بزرگ کی ہتک کے مرتکب ہو گئے۔ کیا امام راغب کی روح مولوی صاحب کے اس فعل پر تڑپی نہ ہوگی؟

خاکسار نور الحق مولوی فاضل واقف تحریک جدید قادیان

اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کے دلائل

چوتھا اصل

پھر عالمگیر مذہب وہ ہو سکتا ہے جو فطرت انسانی کے مطابق تعلیم دے۔ قرآن کریم فرماتا ہے فطرة الله التی فطر الناس علیها (روم ع ۱) کہ اسلام عین فطرت انسانی کے مطابق تعلیم دیتا ہے۔ فطرت انسانی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے۔ کہ جس طرح خدا کا سورج تمام دنیا کو یکساں روشنی پہونچاتا ہے۔ خدا کی زمین تمام بنی نوع انسان کے لئے یکساں اپنا دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ خدا کی ہوا سے ہر شخص برابر کا فائدہ حاصل کر رہا ہے۔ خدا کا پانی تمام لوگوں کو ایک سا سیراب کر رہا ہے۔ اسی طرح ہدایت کو بھی کسی خاص قوم یا ملک سے مختص نہیں ہونا چاہیئے۔ جس طرح ہندوستان میں اس کی مخلوق بستی ہے۔ اسی طرح افغانستان ایران، عرب، شام، افریقہ، امریکہ، چین و جاپان اور یوروپ کے تمام ممالک میں بھی اسی کی مخلوق آباد ہے۔ اس لئے اس کی ہدائت کا سورج بھی تمام اقوام پر برابر چمکنا چاہیئے۔ یہ خیال کہ خدا کے رشی ابتدائے آفرینش سے ہندوستان ہی کی سرزمین پر اپنے نغمہ ہائے جانفزا سے لوگوں کو مسرور کرتے رہے۔ یا سرزمین شام ہی اس کے پیاروں کے انفاس قدسیہ سے فیضیاب ہوتی رہی سراسر باطل ہے۔ کامل اور اکمل بلکہ فطرت انسانی کے مطابق تعلیم وہی ہے جو قرآن مجید نے پیش کی ہے کہ ان من امة الاخلا فیها نذیر لکل قوم هاد۔ کہ دنیا میں کوئی قوم نہیں گزری جس میں اللہ تبارک و تعالےٰ نے اپنی طرف سے ہادی اور نبی نہ بھیجے ہوں۔ پس ہمارا یقین ہے کہ جس طرح ہندوستان میں خدا کے برگزیدہ آئے۔ اسی طرح شام چین و جاپان، روس، یوروپ، امریکہ و افریقہ غرضیکہ تمام کرۂ عالم میں وقتاً فوقتاً خدا کے مقدسین آتے رہے۔

پانچواں اصل

ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ کہ دنیا میں دو قسم کی اشیاء پائی جاتی ہیں ایک وہ جو انسان بناتا ہے۔ اور دوسری وہ جو اللہ تعالےٰ کی صنعت کو پیش کر رہی ہیں۔ جو چیزیں انسان بناتا ہے۔ دوسرا انسان ضرور اس جیسی بلکہ بسا اوقات اس سے بہتر بنا لیتا ہے۔ لیکن جو چیزیں صانع قدرت کی مصنوعات میں سے ہیں۔ ان جیسی یا ان کی مثل بنانے پر نسل انسانی ہرگز قادر نہیں۔ خواہ کس قدر کوشش کرے۔ مثال کے طور پر ایک حقیر سے کیڑے کو لے لیجئے۔ کیا کوئی انسان طاقت رکھتا ہے۔ کہ اس کی مثل پیدا کر سکے۔ کیڑا تو الگ رہا۔ انسان میں تو اتنی بھی طاقت نہیں۔ کہ وہ ایک کیڑے کا پاؤں بھی بنا سکے۔

پس الٰہی کلام اور انسانی کلام میں بھی یہ امتیاز ہونا چاہیئے۔ کہ جو کتاب اس بات کی دعویدار ہو کہ مجھے معرض وجود میں لانے کے لئے کسی انسانی دماغ نے کام نہیں کیا۔ بلکہ میں اس علیم و خبیر ہستی کا کلام ہوں جو تمام جہان کا خالق ہے۔ اور وہ کتاب ایسی بے مثل ہونی چاہیئے۔ کہ دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہماری الہامی کتاب قرآن مجید نے جو ایک امی رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی بانگ دہل تمام دنیا کے سامنے یہ اعلان کیا۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءکم من دون الله ان کنتم صادقین یعنی اگر تمہیں اس قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں شک ہو۔ تو اس کی ایک ہی سورۃ کی مثل تم لے آؤ۔ اور اپنی امداد کے لئے اپنے تمام معاونین کو بلا لو۔ لیکن یاد رکھو تم ہرگز اس کی نظیر نہیں لا سکو گے۔ ساڑھے تیرہ سو سال کا عرصہ گذر گیا۔ بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء نے قرآن کریم کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر قلم ٹوٹ گئے۔ اور زبانیں گنگ ہو گئیں اور اس طرح قرآنی آئت کے مقابلہ میں اپنی بے بضاعتی کا اعتراف کر کے انہوں نے عملاً اقرار کر لیا کہ ؎

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

چھٹا اصل

جملہ مذاہب عالم اپنے پیرووں کو عبادت الٰہی کی تلقین کرتے ہیں۔ لیکن سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے طریق عبادت ایسا آسان رکھا ہو کہ انسان غربت میں امارت میں سفر میں حضر میں کشتی میں ہوائی جہاز میں۔ ریل گاڑی میں موٹر میں بیماری میں، تندرستی میں۔ غرضیکہ جمیع حالات میں بآسانی عمل پیرا ہو سکے۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر تم بیمار ہو۔ اور نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے۔ تو بیٹھ کر پڑھ لو۔ اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھ لو۔ وضو نہیں کر سکتے پانی نہ ملنے کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے تو تیمم کر لو۔ اگر مسجد نزدیک نہیں تو کسی صاف جگہ میں پڑھ لو۔ اگر تیمم کے لئے بھی سامان میسر نہیں تو بغیر تیمم ہی پڑھ لو۔ مگر نماز معاف نہیں۔ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے پیرووں پر یقیناً ایسے اوقات آ سکتے ہیں جبکہ وہ اپنی عبادت بجا نہیں لا سکتے۔ اور اس طرح خدا کے دربار میں حاضر ہونے سے محروم رہتے ہیں۔

ساتواں اصل

عالمگیر مذہب کے لئے یہ لازمی امر ہے۔ کہ اس کی تمدنی تعلیم ممکن العمل اور فطرت کے مطابق ہو۔ ایسی تعلیم نہ ہو جو انسان کو یا تو بے غیرت بنائے۔ یا ناممکن العمل ہو۔ مثال کے طور پر قرآن کریم فرماتا ہے جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفیٰ واصلح فاجره علی الله۔ کہ بدی کا بدلہ برابر کی سزا ہے لیکن یہ یاد رکھو۔ کہ اگر تم سمجھو بدی کرنے والے کی اصلاح معاف کر دینے میں ہے۔ تو معاف کرنا بہت بہتر ہے گویا سزا دینے میں بھی مقصد اصلاح ہونا چاہیئے۔ اور معاف کرنے میں بھی۔ یہ نہیں۔ کہ ہر موقعہ پر انتقام کا حکم ہو۔ یا ہر موقعہ پر معاف ہی کرنا ضروری ہو۔ بلکہ جیسا موقعہ ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ یہ وہ میانہ تعلیم ہے جس

پر تمدن اور اخلاق کی بنیاد ہے۔

بیواؤں کے متعلق فرمایا - وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم واماءکم۔ یعنی بیواؤں کی شادیاں کرو۔ تاکہ وہ قوم کے لئے ذلت و رسوائی - اور اپنے اخلاقی تنزل کا موجب نہ بنیں۔

اسی طرح اسلام نے ضرورت کے وقت ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت دے کر یہ بتایا - کہ نسل انسانی پر ایسے اوقات آ سکتے ہیں جبکہ جنگوں میں یا بیماریوں میں مرد زیادہ فوت ہو جائیں - اور عورتیں بکثرت باقی رہ جائیں جیسا کہ گذشتہ جنگ عظیم میں ہوا - یا جیسا کہ آجکل بھی مرد لڑائی میں زیادہ کام آ رہے ہیں - اس صورت میں اگر مردوں کو ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت نہ ہو - تو بقیہ عورتیں کہاں جائیں۔ اسی طرح اسلام نے اس بات کی بھی اجازت دی ہے - کہ اگر عورت اور مرد دونوں میں سے کسی ایک میں کوئی ایسا نقص ہو - جو اکٹھے رہنے میں رخنہ انداز ہو - تو علیحدگی اختیار کر لی جائے۔

اسلام نے بدیوں سے بچنے کے لئے جو تعلیم دی ہے - اس میں خاص خوبی یہ ہے کہ وہ بدیوں کے سرچشمہ کو مٹاتی ہے۔ مثال کے طور پر زناکاری کو لو - ہر مذہب کہتا ہے - کہ زنا کرنا بہت بڑا گناہ ہے لیکن اسلام اس سے روکنے کے ساتھ اس سے بچنے کا طریقہ بھی بتاتا ہے - چنانچہ فرمایا - قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم واطھر الخ مومن مرد اور مومن عورتوں سے کہدو - کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ وہ عفت اور پاکدامنی اختیار کر سکیں گے - گویا اسلام نے بدی کو اس کے منبع سے روکا۔

آٹھواں اصل

اسلام نے عورتوں کے حقوق کے قیام کے لئے اسقدر پاکیزہ تعلیم دی - کہ اور کوئی مذہب اس بارہ میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا - اسلام سے قبل بعض ممالک میں عموماً اور عرب میں خصوصاً لڑکیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا - لڑکی کا پیدا ہونا اس قدر موجب ننگ و عار سمجھا جاتا تھا - کہ جس شخص کے گھر لڑکی پیدا ہوتی - وہ شرم کے مارے کئی کئی روز باہر نہیں نکلتا تھا - لیکن اسلام نے اس طرح لوگوں کی کایا پلٹ دی - کہ لڑکیاں خدا تعالےٰ کی ایک نعمت اور قرب الٰہی کا ذریعہ نظر آنے لگیں۔

عورت کی تینوں حیثیات کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے - تو اس قدر تفصیلی تعلیم اسلام میں موجود ہے - کہ جس کی مثال یقیناً اور کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا - جب عورت پیدا ہوتی ہے - تو والدین کو حکم ہے - کہ اسے موہبت الٰہی خیال کریں - چنانچہ فرمایا - یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور۔ جب اس کی شادی ہو جاتی ہے - تو خاوند کے لئے فرمایا - ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف - کہ جو حقوق بیوی پر مرد کے ہیں - بعینہ وہی حقوق بیوی کے مرد پر ہیں - پھر عورت جب ماں بن جاتی ہے - تو اولاد کے لئے فرمایا - الجنۃ تحت اقدام امھاتکم - کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے - اور فرمایا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما - کہ جس کی زندگی میں اسکے باپ یا ماں یا دونوں میں سے کوئی ایک بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائے - تو اسکی زبان سے انکے مقابلہ میں اُف بھی نہ نکلے - پھر عورت کو ورثہ میں مرد کے ساتھ شریک ٹھہرا کر بتایا - کہ اسلام نے عورت کیساتھ اس معاملہ میں بھی مکمل انصاف کیا ہے۔

خاکسار عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

کلرکوں اور کاریگروں کی بھرتی

۱۴ ہش ۱/۲ ۳ بجے بعد نماز جمعہ ٹیکنیکل ریکروٹنگ افسر جالندھر چھاؤنی قادیان تشریف لا رہے ہیں - جو احباب کلرکوں کاریگروں یا ٹیکنیکل سکول میں بھرتی ہونا چاہتے ہیں - وہ بعد نماز جمعہ فوراً گیسٹ ہاؤس (دار الانوار) میں پہونچ جائیں۔

ناظر امور عامہ

گسٹاپو

جرمنی کی خوفناک خفیہ پولیس اور اس کے حاکم اعلےٰ کے حالات

قارئین نے کئی بار جنگ کی خبروں کے سلسلہ میں گسٹاپو کا لفظ پڑھا ہوگا - ذیل میں اس کے متعلق بعض تفاصیل پیش کی جاتی ہیں - امید ہے دلچسپی کا موجب ہوں گی۔

گسٹاپو درحقیقت وہ فوج ہے جو ہٹلر کی فتوحات کے لئے رستہ تیار کرتی ہے - اس کا لیڈر ہنیرچ ہملر ہے - جس نے گسٹاپو کو دنیا کی سب سے زیادہ خوفناک اور تباہ کن ایجنسی بنا دیا ہے - ہر ہملر کے چیلے نازی تیندوے کے وہ خوفناک پنجے ہیں - جو دنیا کو غلام بنانے کے لئے مصروف عمل ہیں۔

گسٹاپو نازی سٹیٹ کا کوئی معمولی پرزہ نہیں - بلکہ اسے نازی عمارت کا بنیادی پتھر کہنا چاہیئے - اسی کے ذریعہ دہشت پیدا کر کے تمام مخالفتوں کو دبا دیا جاتا ہے - گویا گسٹاپو کو دنیا پر قتل و غارت کے ذریعہ حکمرانی کرنے کا ایک نیا فلسفہ کہنا بے جا نہ ہوگا - گسٹاپو وہ ستون ہے جس پر نازیت کی عمارت کھڑی ہے - اس کے بغیر ہٹلر کا اقتدار قائم نہیں رہ سکتا - یہی وہ محکمہ ہے جو مختلف ذرائع سے سواستکا (نازی نشان) کو لہرانے میں مدد دے رہا ہے - نازی ازم کا اصل الاصول یہ ہے - کہ سٹیٹ مقدم ہے - اور اس کے مقابل میں انفرادیت کوئی چیز نہیں - گسٹاپو کے نزدیک انسانی جان بہت ہی ارزاں چیز ہے - اپنی آٹھ سالہ زندگی میں گسٹاپو کو اتنی قوت حاصل ہوگئی ہے - کہ رائخ میں ہٹلر کے بعد ہملر ہی واحد اتھارٹی ہے ۲۵ ہزار گسٹاپو ایجنٹ اس سے احکام حاصل کر کے روزانہ جرمنی اور اس کے مقبوضات میں دہشت پھیلانے اور باقیماندہ آزاد ممالک میں گھبراہٹ و بغاوت کا بیج بونے میں مشغول ہیں - جرمنی میں گسٹاپو کسی کورٹ آف لاء کے سامنے جواب دہ نہیں - وہ قانون سے بالا طاقت سمجھی جاتی ہے - اس کے افعال کی جوابدہی صرف ہٹلر کے سامنے ہوتی ہے - نتیجہ یہ ہے کہ نازی جرمنی میں زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں - جہاں ہملر کے جاسوس موجود نہ ہوں - وہ کارخانوں - گرجاؤں - گھروں سکولوں - شہروں اور کھیتوں غرضیکہ ہر جگہ موجود ہیں۔

گسٹاپو ہٹلر کے تمام مخالفوں کا کھوج لگا کر ڈھونڈھ لیتی ہے - خواہ وہ اعلےٰ سرکاری عہدہ دار ہوں یا عام لوگ جو نازی حکومت کے مظالم کے خلاف کسی رنگ میں پروٹسٹ کریں - جرمنی کے جیل خانے ایسے بدقسمتوں سے بھرے پڑے ہیں - جن کے خلاف گسٹاپو نے انگلی اٹھا دی ان بے چاروں پر گسٹاپو کے نگران جو ظلم کرتے ہیں - وہ چشم فلک نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھے - اور بسا اوقات ان جیلوں اور قبرستانوں کے درمیان صرف ایک قدم کا ہی فاصلہ ہوتا ہے۔

یہ وہ تہذیب ہے جو گسٹاپو اس وقت باقی ماندہ آزاد ملکوں میں پھیلانا چاہتی ہے ہملر کی اس خفیہ فوج نے جرمن فوج کے لئے ہر ملک میں سفر مینا کا کام کیا ہے - کل کی بات ہے کہ آسٹریا - چیکوسلواکیہ - پولینڈ - ناروے - فرانس اور بلقانی ممالک سب آزاد تھے - ان میں گسٹاپو کے ایجنٹ سیاحوں - مسافروں - تاجروں - نمائندوں اور اخبار نویسوں کے بھیس میں پہونچے - بلکہ بعض تو نازیت کے مخالف بنکر - ان ملکوں میں پناہ گزیں ہوئے - اور اس طرح ان سب کی تباہی کا موجب بنے - ان بھیسوں میں یہ لوگ فوجی اور اقتصادی جاسوسی کرتے رہے - اور لوگوں کے اخلاق کو بگاڑتے رہے۔

جرمنی اور اس کے مقبوضات میں ہملر خوفناک ترین انسان ہے - وہ گسٹاپو کا اعلےٰ افسر ہونے کے علاوہ ہیڈ پولیس مین بھی ہے - اور سٹارم ٹروپس کا راشٹ فیوہرر

اور یہ سب اعزاز اس نے ۴۱ سال کی عمر میں حاصل کرلئے۔ اس کی طاقت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ۱۹۳۳ء میں جرمنی کی پولیٹیکل پولیس صرف ۶۰ ۷ آدمیوں پر مشتمل تھی۔ مگر آج گسٹاپو ایجنٹوں کی تعداد ۲۵ ہزار ہے۔ ان میں سے ۹ ہزار پانچ سو غیر ملکی سروس میں ہیں۔ اور ۴ ہزار مغربی کرۂ ارض میں کام کررہے ہیں ۱۹۳۳ء میں جرمنی کی باقاعدہ پولیس کی تعداد ۱۳۸۴۷۰ تھی۔ مگر آج ۲۷۵۰۰۰ ہے گویا ہر ۱۲ آدمیوں کے لئے ایک ۱۹۳۳ء میں سٹارم ٹروپس کی تعداد ۲۰۰،۰۰۰ اور یہ گویا ہٹلر کا حفاظتی دستہ سمجھا جاتا تھا۔ جس کے سپرد مخالف نازیوں کو ٹھکانے لگانے کا کام بھی تھا۔ مگر آج یہ تعداد ۵۰۰۰۰ ہے۔ اور اس کی حیثیت ایک باقاعدہ ٹرینڈ فوج کی ہے۔ اس کے پاس اپنے ٹینک۔ توپخانہ اور ہوائی طاقت ہے ہملر بظاہر ایسا خوفناک معلوم نہیں ہوتا جتنا کہ دراصل وہ ہے۔ کام کا جو سسٹم اس نے مقرر کر رکھا ہے۔ اسکا دعوےٰ ہے کہ وہ صدیوں تک قائم رہیگا۔ ۱۹۳۴ء کا خونی کھیل اور ۱۹۳۸ء میں یہودیوں کا قتل عام اسکے متعدد خوفناک کارناموں کی مثالیں ہیں۔ اس نے معمولی حیثیت سے یہاں تک ترقی کی ہے کہ کچھ عرصہ وہ جارج سٹراسر کا سیکرٹری بھی رہا۔ مگر ۱۹۳۴ء کے خونی ڈرامہ میں اسی نے اسے قتل کرا دیا۔ ۱۹۲۵ء میں وہ سٹارم ٹروپس میں شامل ہوا۔ اور ۱۹۲۹ء میں ہٹلر نے اسے ۱۰۰۰۰ آدمیوں کا کمانڈر بنا دیا۔ ۱۹۳۴ء میں اسے گسٹاپو کا انسپکٹر بنایا گیا۔ جسے گورنگ نے پرشیا میں ۱۹۳۳ء میں قائم کیا تھا۔ ۱۹۳۶ء میں ہملر تمام جرمن پولیس کا افسر اعلےٰ بن گیا۔ نظربندوں کے کیمپ اور جیل خانے بھی اسی کے کنٹرول میں ہیں۔ کوئی الزام لگائے اور وجہ بیان کئے بغیر جس کی گرفتاری کے احکام وہ چاہے دے سکتا ہے۔ اور جب تک چاہے کسی کو زیر حراست اور قید میں رکھ سکتا ہے۔ اور اس کے لئے اس سے کوئی باز پرس نہیں کی جاسکتی۔ وہ اور اس کے مددگار صرف ہٹلر کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اور ہٹلر ان کے کام میں حتی الوسع دخل نہیں دیتا؛

~~~~~~

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ شہادت، ہجرت، احسان ۱۳۲۰ ہش

شعبہ تجنید

عرصہ زیر رپورٹ میں شعبہ تجنید کے ماتحت ۹۱ خطوط بیرونی مجالس سے موصول ہوئے بعض مقامات پر مقامی احباب کی خواہش پر مجلس کا لٹریچر بھجوایا گیا تھا۔ مگر انہوں نے مجلس قائم نہیں کی۔ اس کے متعلق ان کو فرداً دو بار یاددہانی کرائی گئی۔ بعض نئے مقامات پر مجالس کے قیام کی تحریک کی گئی۔

نئی مجالس۔ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر نئی مجالس کا قیام ہوا۔ صالح نگر (آگرہ) چک ۱۹۶ جھنڈانوالہ ضلع لائل پور۔ بشنو پور (بنگال) ٹاویہ (جاوا) عرصہ زیر رپورٹ میں بعض خوابیدہ مجالس کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان میں سے مندرجہ ذیل مجالس نے دوبارہ باقاعدہ کام شروع کیا ہے۔ ڈیرہ غازیخاں، بشیر آباد سندھ، لکھنؤ، آگرہ

شعبہ مال

ماہ شہادت ۱۳۲۰ ہش عطیہ جات کی وصولی کے لئے ۲۹ مجالس کو مطبوعہ کارڈ اور چٹھیاں ارسال کی گئیں۔ اسی طرح ۱۰۰ سے زائد مقتدر احباب کو ماہانہ عطیہ ارسال کرنے کی تحریک کی گئی ۱۴ احباب کی طرف سے ماہانہ عطیہ کے وعدے موصول ہوئے۔ تعمیر دفتر کے لئے مجلس مشاورت پر ۵۰۰ روپے کے وعدے وصول کئے۔ اور ۲۴ مختلف نوٹس تحریک عمارت فنڈ کے لئے شائع کرائے۔ ۲۳ مختلف مجالس کو اپنے ہاں کے مقتدر احباب سے عمارت فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کرنے کے لئے لکھا گیا۔ مجلس قادیان نے عمارت فنڈ کے لئے ۱۰۰۰ روپیہ مہیا کرنے کی پیشکش کی تھی۔ اسکی وصولی کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش اس ماہ میں ۱۳ نوٹس اخبار میں شائع کرائے اور احباب کو عمارت فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک جاری رہی۔ زیادہ توجہ عمارت فنڈ کی فراہمی کیطرف رہی

ماہ احسان ۱۳۲۰ ہش: تحریک عمارت فنڈ کی ذیل میں ۶۰ احباب کو انفرادی تحریک کی گئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی کل آمد ایک ہی حساب میں جمع ہوتی تھی۔ زیادہ باقاعدہ کرنے کے لئے حساب کو تین کھاتوں میں تقسیم کیا گیا یعنی (۱) مجلس خدام الاحمدیہ (۲) مجالس مقامی خدام الاحمدیہ۔ (۳) تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ۔ ہر سہ ماہ کا آمد و خرچ کا گوشوارہ درج ذیل ہے

ماہ شہادت ۱۳۲۰ ہش

بقایا ماہ امان:- ۰ — ۱۲ — ۲۸۳

آمد ماہ شہادت:- ۹ — ۳ — ۱۰۶

کل ۹ — ۱۵ — ۳۸۹

خرچ ماہ شہادت:- ۹ — ۷ — ۱۹۹

بقایا مع امانت مجالس مقامی ۰ — ۸ — ۱۹۰

امانت مجالس مقامی۔ ۰ — ۰ — ۱۳۰

بقایا مجلس مرکزیہ ۰ — ۸ — ۶۰

ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش

بقایا ماہ شہادت- ۰ — ۸ — ۶۰

آمد ماہ ہجرت - ۶ — ۱۰ — ۱۵۱

کل ۶ — ۲ — ۲۱۲

خرچ ماہ ہجرت ۰ — ۰ — ۱۳۰

بقایا مجلس مرکزیہ - ۶ — ۲ — ۸۲

ماہ احسان ۱۳۲۰ ہش

بقایا ماہ ہجرت- ۶ — ۲ — ۸۲

آمد ماہ احسان- ۰ — ۰ — ۹۶

کل ۶ — ۲ — ۱۷۸

خرچ ماہ احسان- ۰ — ۰ — ۱۲۵

بقایا مجلس مرکزیہ ۶ — ۲ — ۵۳

کل امانت مجالس مقامی ۰ — ۰ — ۱۳۰

آمد عمارت فنڈ ۰ — ۰ — ۴۵

دفتری کارگزاری

اجلاسہائے مجلس عاملہ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس عاملہ مرکزیہ کے گیارہ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں مجلس کے کام کے متعلق مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ اس عرصہ میں مجلس کے کام میں مشکلات کے ازالہ کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس نے بڑی تندہی سے قریباً ہر روز محنت کرکے قریباً ہر طبقہ کے افراد سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور ان کی مشکلات معلوم کیں۔ اور ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے مختلف تجاویز سوچی گئیں۔ جن میں سے بعض پر عمل شروع ہوگیا ہے؛

ماہانہ اجلاس:- تین ماہانہ اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس ۲۷ شہادت کو مسجد نور میں منعقد ہوا اس میں عام تقاریر کے علاوہ مجلس عاملہ مقامی کے سامنے یہ مسئلہ زیر بحث لایا گیا۔ کہ قادیان میں آوارہ گردی کے انسداد کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اراکین نے مختلف تجاویز پیش کیں۔ ان پر اب عمل شروع ہوگیا ہے۔ دوسرا جلسہ موضع قادر آباد متصل قادیان میں ۲۲ ہجرت کو منعقد ہوا۔ تیسرا جلسہ ۱۹ احسان کو مجلس محلہ دارالسعتہ میں ہوا۔

ہفتہ تلقین مسئلہ نبوت۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کہ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ مل کر ہر سال ایک ہفتہ منایا کریں جس میں احباب جماعت کو اختلافی مسائل سے سبقاً سبقاً واقفیت کرائی جائے۔ اور پھر ایک دن معین کرکے ان کا امتحان بھی لیا جائے۔ اس سال پہلا ہفتہ مورخہ ۲۴ ہجرت تا ۳۰ ہجرت ۱۳۲۰ ہش منایا گیا۔ تعلیم کے لئے "مسئلہ نبوت" مقرر کیا گیا۔ قادیان کے تمام محلہ جات میں بعد نماز مغرب اس موضوع کے چھ مختلف پہلوؤں پر اسباق پڑھائے گئے۔ اور ۵ احسان کو اس کا امتحان لیا گیا۔ بیرونی مقامات میں سے مندرجہ ذیل میں سے اس ہفتہ کے انعقاد کی اطلاع موصول ہوئی۔ پاکپٹن۔ دنیا پور۔ گجرات نصرت آباد (سندھ) پشاور شہر۔ انبالہ شہر میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ۔ گھٹیالیاں راولپنڈی شملہ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ لائل پور۔ حیدرآباد دکن۔ سکندرآباد دکن۔ لاہور۔ دہلی سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی۔ گوجرانوالہ فیروزپور شہر بیگم پور گنڈھی۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا سیالکوٹ صدر داتا زیدکا۔ جہلم۔ امرتسر۔ چک ۳۳۲ دھنی دیو ضلع لائل پور۔ گنج مغلپورہ۔ آئندہ ہفتہ کیلئے "مسئلہ خلافت" بغرض تعلیم منتخب کیا گیا ہے۔ یہ ہفتہ انشاءاللہ ماہ نبوت (نومبر) کے آخر میں منایا جائیگا۔

ڈاک:- دفتری آمد و روانگی ڈاک کا گوشوارہ ماہوار درج ذیل ہے۔

	ماہ شہادت	ہجرت	احسان
آمد ڈاک لوکل	۳۶۱	۵۰۲	۴۷۹
روانگی ڈاک لوکل	۳۷۲	۷۰۷	۴۸۶
آمد ڈاک بیرون	۱۶۶	۲۲۰	۱۲۵
روانگی ڈاک بیرون	۲۴۲	۱۷۲	۲۲۷

عرصہ زیر رپورٹ میں روانگی ڈاک بیرون پر ۵۸ روپے ۵ آنے ۹ پائی خرچ ہوئے۔ خلیل احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان
~~~~~~

بقایادار اصحاب سے گذارش

جن احباب کرام نے وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب چندہ ادا کرنیکا وعدہ فرمایا تھا۔ اُن کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ وہ براہ کرم جلد تر ادائیگی فرمائیں اسی طرح دوسرے بقایادار اصحاب بھی جلد سے جلد چندہ ادا فرمادیں۔ کیونکہ کاغذ کی گرانی کے باعث مشکلات بہت ہی بڑھ گئی ہیں۔ (منیجر)

مندرجہ ذیل احباب کے نام وی پی ہونگے

گذشتہ سے پیوستہ

۱۵۸۰۰ - خواجہ عنایت اللہ صاحب
۱۵۸۰۱ - سید افتخار حسین صاحب
۱۵۸۰۳ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۵۸۰۴ - مرزا مبارک احمد صاحب
۱۵۸۰۸ - چوہدری محبوب احمد صاحب
۱۵۸۰۹ - ملک محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۸۱۲ - تادر بخش صاحب
۱۵۸۲۱ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۵۸۲۵ - سید عابد حسین صاحب
۱۵۸۲۶ - سکرٹری جماعت احمدیہ
۱۵۸۲۸ - عبد القیوم صاحب
۱۵۸۳۳ - جہاں آرا بیگم صاحبہ
۱۵۸۳۴ - محمد شاہ صاحب
۱۵۸۳۷ - سیٹھ کریم بھائی صاحب
۱۵۸۳۹ - عبد المومن صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبد الرحمن صاحب
۱۵۵۸۷ - شیر الدین صاحب
۱۵۵۹۶ - بابو اسد اللہ خاں صاحب
۱۵۵۹۷ - چوہدری مقصود علی صاحب
۱۵۵۹۸ - ماسٹر محمد حسین صاحب
۱۵۵۹۹ - قریشی محمد اقبال صاحب
۱۵۶۰۸ - ایم۔ نعیم الدین صاحب
۱۵۶۱۵ - عبد السلام صاحب
۱۵۶۲۱ - احمد حسن صاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۸ - سکرٹری صاحب
۱۵۶۳۹ - شیخ منیر صاحب
۱۵۶۴۳ - مولوی عبد الکریم صاحب
۱۵۶۴۴ - بجانہ جمعدار فیروز الدین صاحب
۱۵۶۴۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۶۵۷ - طہیر احمد صاحب
۱۵۶۵۹ - محمد اقبال صاحب
۱۵۶۶۳ - شیخ ضیاء الحق صاحب
۱۵۶۷۲ - چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۵۶۷۵ - سید عبد الرحیم صاحب
۱۵۶۸۳ - چوہدری باغ الدین صاحب
۱۵۶۸۴ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۵۶۸۶ - سید ولایت شاہ صاحب
۱۵۶۸۹ - محمد یوسف صاحب - ۱۵۶۹۲ - سید ناصر احمد صاحب - ۱۵۶۹۶ - پال برادرس - ۱۵۶۹۹ - اے سالم صاحب - ۱۵۷۰۲ - منشی محمد سلیم صاحب
۱۵۷۰۴ - انجمن احمدیہ چک ۱۲۹ - ۱۵۷۰۵ - عبد القادر صاحب - ۱۵۷۰۷ - میاں الف دین صاحب - ۱۵۷۰۸ - ملک فضل احمد صاحب - ۱۵۸۴۰ - حشمت علی صاحب
۱۵۸۴۲ - ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب - ۱۵۸۴۸ - مرزا بشیر احمد صاحب - ۱۵۸۵۲ - عبد المعالیت صاحب احمد صاحب - ۱۵۸۶۱ - ڈاکٹر عبد الغنی صاحب

ہندوستان کے لیڈران کے نام خطبہ نمبر جاری کرائیں!

ہم نے تحریک کی تھی کہ احباب "الفضل" کا خطبہ نمبر ہندوستان کے ہندو مسلم لیڈران کے نام ۲/۱ ۲ قیمت یعنی صرف دو روپے سالانہ پر جاری کرائیں۔ افسوس ہے۔ بہت کم احباب نے اس طرف توجہ کی ہے حالانکہ یہ نہایت ضروری تحریک ہے۔ اور ہندوستان کے لیڈران کو جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ سے روشناس کرانے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ امید ہے۔ احباب کرام اس طرف خاص طور پر توجہ مبذول فرمائیں گے۔ (منیجر)

مکمل حکیم ڈاکٹر و وید بننے کیلئے

گھر بیٹھے امتحان دیکر یونانی حکمت۔ ہومیوپیتھک آیورویدک وغیرہ کی سندات حاصل کرنے کیلئے آسان قواعد مفت طلب کریں۔

منیجر اولڈ انڈین میڈیکل کالج انبالہ شہر

خالص اور مجرّب ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ آپ کو ہر قسم کی ادویہ مہیا کر کے دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں بعض خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ ایک پُرانے اور مجرّب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں۔ اور آنکھ کی سُرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۶/۔ ۶ ماشہ ۳/۔ ۳ ماشہ ۱/۱۰

اس کے مفید ہونے کے متعلق ذیل کا سرٹیفیکیٹ ملاحظہ فرمائیں

مکرمہ محترمہ جنابہ سردار بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز سکول دولمیال ضلع جہلم تحریر فرماتی ہیں:۔

"میری آنکھوں میں مدت سے ککرے تھے۔ اور کثرت سے پانی بہتا تھا۔ میں نے چند روز آپ کے سرمہ ممیرا خاص کو استعمال کیا۔ واقعی آنکھوں کے مریضوں کے لئے یہ ایک لاثانی دوا ہے۔ اور خاص کر ککروں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔"

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے۔ ذیل کی بسیں پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچتی ہیں پہلی سروس ۷ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے۔ خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی منیجر کراؤن بس سروس
معرفت
رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

ہمارے معاونین

۱۔ جناب سید الرتضیٰ علی صاحب نے ۔۔۔ کی رقم ارسال فرما کر ارشاد فرمایا ہے کہ ۶ روپے میں کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا جائے۔ اور ۸ کاغذ کی گرانی کے سلسلہ میں اعانت کے طور پر خرچ کئے جائیں۔ اپنے تحریر فرمایا ہے کہ "میں انشاء اللہ ہر ماہ الفضل کیلئے ۸ روپے ارسال کرتا رہونگا۔ انشاء اللہ کاغذ کی گرانی ختم ہونے تک" جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس نہایت ہی نازک دور میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے آرگن کی امداد فرمانے والے اصحاب جو ہدیہ کر رہے ہیں یقیناً مستحق ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ انکو اجر عظیم عطا فرمائے۔

۲۔ جناب غلام حسین صاحب شیخوپورہ نے ایک خریدار مہیا کیا ہے اور توسیع اشاعت کیلئے مزید کوشش کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (منیجر)

حبِّ اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ انکے لئے حبِّ اٹھرا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حبِّ اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوائی کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ سوویٹ گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ خارکوف کے محاذ پر جرمنوں نے تازہ دم دستوں کی مدد سے زبردست حملہ کیا۔ جسے روک دیا گیا۔ خارکوف کے نواح میں جرمنوں کی لاشوں اور ٹوٹے ہوئے ٹینکوں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ صرف ایک ہی دن میں اس علاقہ میں ۳۵۰۰ جرمن ہلاک کر دیئے گئے۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روسی طیاروں نے ایک دن میں ۵۰ ٹینک اور دو سو لاریاں تباہ کیں۔ خارکوف پر ابھی تک روسی اپنا قبضہ بتاتے تھے مگر اب اس کے لئے شدید خطرہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ماسکو کے محاذ پر روسی فوجیں کامیاب مزاحمت کر رہی ہیں۔ بلکہ جوابی حملے بھی کرنے لگی ہیں۔ بعض علاقوں میں جرمنوں نے پیش قدمی ضرور کی ہے۔ مگر روسی صفوں کو کسی جگہ توڑ نہیں سکے۔ جرمن طیارے مسلسل ۲۴ گھنٹے ماسکو پر بمباری کر رہے ہیں۔ کل بیس جرمن جہاز گرا لئے گئے۔ روسٹوف پر بھی جرمن قبضہ کی خبر ابھی غلط بتائی جاتی ہے۔ مگر کہا جاتا ہے۔ کہ جرمن صرف دس میل اس شہر سے دور ہیں۔ روسی اخبار "ریڈ سٹار" نے لکھا ہے۔ کہ خطرہ انتہائی حد کو پہنچ چکا ہے۔ اور ہمارے نقصانات شدید ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈونیز کی گھاٹیوں میں بھاگتے ہوئے دشمن کا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ کل ہماری فوجیں کراماسٹرسکیا میں داخل ہو گئیں۔ یہ شہر روسیوں کی ٹینک سازی کا مرکز ہے۔

ٹوکیو ۲۸ اکتوبر۔ جاپان گورنمنٹ کی طرف سے غیر ملکی اخبار نویسوں کی کانفرنس میں اعلان کیا گیا۔ کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ روسی سرحد پر جاپان کے سرحدی سپاہیوں نے حملہ کر دیا۔ یہ خبر روسیوں کی طرف سے عمداً پھیلائی جا رہی ہے۔

روم ۲۸ اکتوبر۔ جرمن ملاح بہت بڑی تعداد میں اٹلی پہنچ رہے ہیں۔ جہاں وہ لیبیا جانے والے اطالوی جہازوں کی کمان سنبھال رہے ہیں۔ اطالوی چیف آف جنرل سٹاف نے اطالویوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ یہ رستہ خطرناک ہے۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ مفتی اعظم فلسطین اٹلی میں امیر امان اللہ سے ملنے والے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اتحاد اسلامی ممالک میں کوئی نیا گل کھلانے کا موجب ہوگا۔ مسولینی مفتی اعظم کو ان اسلامی ممالک میں جو اس کے ماتحت ہیں اپنے حق میں پروپگنڈا کے لئے بھیج رہا ہے

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ سر جان اینڈرسن نے آج ایک تقریر میں کہا۔ کہ اگر آج میں اس بات کا انکشاف کر دوں۔ کہ ہم نے آج تک روس کو کس قدر امداد دی ہے تو دنیا حیران رہ جائے۔

واشنگٹن ۲۸ اکتوبر۔ مسٹر روز ویلٹ نے آج رات ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہٹلر نے تمام بحر اوقیانوس میں امریکہ کے نزدیک کے رقبوں میں امریکن جہازوں پر حملے کئے ہیں۔ اور ہمارے کئی تجارتی جہاز ڈبو دئے ہیں۔ ہم گولی چلانا نہیں چاہتے تھے مگر اب چلنی شروع ہو گئی ہے۔ اور بالآخر یہ بات اہمیت رکھے گی۔ کہ ابتداء کس نے کی ہے۔ میرے پاس ہٹلر گورنمنٹ کا ایک تیار کردہ خفیہ نقشہ ہے۔ جو بتاتا ہے۔ کہ وہ امریکہ کی ازسرنو تقسیم کس طرح کرنا چاہتا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ جرمنی کے منصوبے امریکہ کے متعلق کیا ہیں۔ ہمارے قبضہ میں ایک اور خفیہ تحریر بھی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر ہٹلر کامیاب ہو گیا۔ تو تمام موجودہ مذاہب کو فنا کر دیگا۔ تمام گرجوں کی جائیدادیں راشٹر کے قبضہ میں چلی جائیں گی۔ صلیب بطور نشان استعمال کرنے کی ممانعت کر دی جائیگی۔

انقرہ ۲۸ اکتوبر۔ ترکی کے وزیراعظم نے آج "نیشنل ڈے" کی تقریب کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بین الاقوامی صورت حالات ابھی تک تاریک اور مایوسی سے پُر ہے۔ جو ممالک جنگ سے باہر ہیں۔ وہ بھی اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ہر ترک پر یہ بات واضح رہنی چاہیئے۔ کہ خطرہ ابھی دور نہیں ہوا۔ لیکن ہماری بہادر فوج پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ بی۔بی۔سی کا بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ وہ ماسکو کے محاذ پر روسی مورچوں میں شگاف کر کے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور اب صرف نو میل کے فاصلہ پر ہیں۔ روسٹوف کا شہر بھی اتنے ہی فاصلہ پر ہے۔ اور جرمن یہاں خوفناک بمباری کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے شہر کالینن روسیوں سے دوبارہ چھین لیا ہے۔ اور اس وقت جنوبی یوکرین میں نازک صورت ہے۔

ماسکو ۲۸۔ اکتوبر۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لینن گراڈ کے محاذ پر روسیوں کو دو مقامات پر شاندار کامیابی ہوئی ہے۔ روسی سپاہی جرمن خندقوں اور مورچوں کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔ اور ۴۸ گھنٹوں کی دست بدست جنگ کے بعد ۳۷ ہزار جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور کئی اہم چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ بے شمار اسلحہ جنگ بھی ہاتھ آیا۔

شملہ ۲۸ اکتوبر۔ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ کلکتہ سے حجاز جانے والے حاجی ۱۷۔ نومبر کو وہاں پہونچیں۔ اب ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ انہیں ۱۶ نومبر کو کلکتہ پہونچنا چاہیئے۔

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت حکومت نے گھڑیوں کے مقامی سوداگروں کو حکم دیا ہے۔ کہ گھڑیاں بیچنا کم کر دیں۔

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس سے مسلم لیگ پارٹی واک آؤٹ کر گئی پہلے مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہم نے حکومت سے تعاون کی پیشکش کی تھی۔ جسے اس نے ٹھکرا دیا۔ اور ہم سے ملکی اقتدار میں اپنے حصہ کا جو مطالبہ کیا تھا۔ اسے نامنظور کر دیا جس کا مطلب یہی ہے کہ حکومت مسلمانوں کے تعاون سے بے نیاز ہے۔

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر اینے پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ خاکساروں پر عائد کردہ پابندیوں کے متعلق تحریک التوا پر بحث ہوئی۔ اور یہ مسترد ہو گئی۔ سوال کیا گیا۔ کہ ہندوستان کے متعلق وزیراعظم کے بیان کے بارہ میں حکومت ہند کی رائے کیا ہے۔ مسٹر اینے نے کہا۔ اس کا جواب دینا پبلک مفاد کے خلاف ہے۔

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں ایران کے متعلق ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ ہم غلام اور بے بس ہیں۔ اور سوائے ریزولیوشن پاس کرنے کے کچھ نہیں کر سکتے۔ اور غلامی کی حالت میں جوش و خروش کا اظہار بے معنی بات ہے۔ ایران کے فرمانروا رضا شاہ نے امام رضا کے روضہ کی بے حرمتی کی تھی۔ اور اسے اس کی سزا ملی ہے حاضرین نے ان الفاظ کی واپسی کے لئے شور مچایا۔ مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اس وجہ سے آپ پر آوازے کسے گئے۔ اپنی تقریر کے آخر پر آپ نے کہا۔ کہ اگر برطانیہ نے کسی اسلامی ملک کو غلام بنانے کی کوشش کی۔ تو میں سب سے پہلے اس سے لڑوں گا۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۲۷ جولائی سے ۲۸۔ اکتوبر تک لنڈن میں ایک بار بھی ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ آزاد فرانس کی طرف سے شام کی آزادی کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ برطانیہ کی حکومت نے رسمی طور پر اسے تسلیم کر لیا ہے۔ اور ملک معظم نے صدر جمہوریہ شام کو مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

انقرہ ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے مفتوحہ روس میں کٹھ پتلی حکومت قائم کرنے کی سکیم تیار کر لی ہے۔ سابق زار روس کے داماد ڈیوک فریڈ کو جو سابق قیصر جرمنی کا بیٹا ہے۔ اس علاقہ کا

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی